معمر بن راشدؒ نے نقل کیا ہے کہ عورت کا زیادہ بچے نہ جننا، گھوڑے پر جہاد نہ کرنا اور گھر کا پڑوسی برا ہونا وہ عیوب ہیں جنہیں "شؤم" یعنی بدشگونی کہا گیا ہے۔

امام مالکؒ نے کہا: کتنے ہی گھر ایسے ہیں جن کے رہاشی ہلاک ہوگئے۔ اس بارے میں اوزاعیؒ کہتا ہے: کبھی تقدیراً ایسا ہوتا ہے تو اسے سبب قرار دیا جاتا ہے۔ اور ابن العربیؒ نے کہا: آپؐ کا مقصد یہ ہے کہ ایسا تجربہ ہونے کی صورت میں اس گھر سے نکلنا چاہیے تا کہ آدمی کا عقیدہ بگڑ نہ جائے۔ [فتح الباری کتاب الجهاد باب ٤٧ ٦/٧١-٧٣]

خطابیؒ: انسان کو یہ چیزیں ناپسند ہوں تو بدل دینا چاہیے۔

ابن حجرؒ: امام بخاریؒ نے ﴿إن من أزواجكم وأولادكم عدوا لكم﴾ [التغابن] سے بعض خواتین میں شوم کے وجود کی طرف اشارہ کیا ہے۔ [فتح الباری ٩/٤١ کتاب النکاح باب ١٦]

راقم کا خیال ہے کہ گھر اور گھوڑے میں کوئی بری صفت محسوس ہو تو اسے بدلنے میں کوئی حرج نہیں؛ البتہ نکاح کے لیے عورت کا انتخاب ہی "فاظفر بذات الدين" کے معیار پر کرنے کا حکم ہے، شادی کے بعد تو عفت وعصمت کے علاوہ تمام معاملات میں ممکنہ حد تک سمجھوتے کی راہ نکالنا بدلنے سے بہتر ہے۔ ارشادِ الٰہی ہے: ﴿فإن كرهتموهن فعسىٰ أن تكرهوا شيئا ويجعل الله فيه خيراً كثيراً﴾ اور ارشاد نبوی ہے: "إن المرأة خلقت من ضلع ...... فإن ذهبت تقيمه كسرته وإن استمتعت بها استمتعت وبها عوج"

❀❀......❀❀

بقیہ:

شان صحابہ کرامؓ

رہِ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ اُن کی
فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ اُن کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ اُن کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ اُن کی
جہاں کر دیا نرم ، نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم ، گرما گئے وہ
کفایت جہاں چاہتے واں کفایت
سخاوت جہاں چاہتے واں سخاوت
جچی اور تلی دشمنی اور محبت
نہ بے وجہ اُلفت ، نہ بے وجہ نفرت
جھکا حق سے جو ، جھک گئے اس سے وہ بھی
رُکا حق سے جو ، رُک گئے اس سے وہ بھی

❀❀......❀❀

گردو پیش

ابوعبداللہ

ویٹکن کا اعتراف: ویٹکن سٹی نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ دنیا میں تمام ادیان سے زیادہ دین اسلام پھیل رہا ہے اور مسلمان عیسائیوں پر 30 لاکھ سے زیادہ تعداد کی سبقت لے چکے ہیں۔ اور دین اسلام کے پیروکاروں کی نسبت دنیا کی آبادی میں 19% ہے، جبکہ عیسائیوں کی تعداد 17,5% ہے۔

مذکورہ اعداد و شمار صحیح ہو یا نہ ہو اپنی جگہ، لیکن یہ ایک زمینی حقیقت ہے کہ دنیا میں کسی دین کی نشر و اشاعت کے لیے سب سے زیادہ مساعی عیسائیت کی ترویج پر ہے۔ اور اس مقصد کے لیے دولت پانی کی طرح لٹائی جارہی ہے؛ لیکن اسلام کے علاوہ دیگر ادیان میں وہ معقولیت اور تاثیر نہیں ہے جو دین اسلام میں ہے۔

صرف اسلام کے اندر وہ لچک، سنہری تعلیمات، تمام تر سوالات کے جوابات اور انسانیت کے لیے آفاقی وابدی پیغام ہے جو کسی بھی معتدل، تلاش حق کے راہی، نجات وفلاح کے جویا کے لیے سامانِ نجات اور سکون وراحت کی ضمانت ہے۔ ﴿هو الذي أرسل رسوله بالهدىٰ ودين الحق ليظهره على الدين كله ولو كره الكافرون۞﴾

بنگلہ دیش کہاں جارہا ہے......؟: بنگلہ دیش پاکستان سے 1971ء میں الگ ہوا۔ 87% مسلمان آبادی والے اس ملک کو الگ کرنے میں بھارت پیش پیش تھا۔ حسینہ واجد کی موجودہ حکومت آئے روز اسلام مخالف اور پاکستان دشمن آئین منظور کروا رہی ہے اور ان لوگوں کے خلاف مقدمہ چلانے کی فکر میں ہے جو تقسیم ملک کے حق میں نہ تھے۔ صرف یہی نہیں بلکہ عوامی پارٹی کی حکومت جماعت اسلامی کے اہم اشخاص کو گرفتار کر رہی ہے؛ تاکہ سیکولرازم کی طرف جانے کے خلاف کوئی بھی آواز بلند کرنے والا نہ رہے۔ اسلامی اور رفاہی ادارہ بند کیا جاچکا ہے۔ صدر ضیاء الرحمٰن مرحوم نے 1972ء کے آئین کو کالعدم قرار دے کر ایسا دستور منظور کرالیا تھا جس میں ایمان باللہ کی شق کا اضافہ تھا اور دین اسلام کو بنگلہ دیش کا ''سرکاری دین'' قرار دیا گیا تھا۔ عوامی پارٹی کی اسلام دشمنی پر مشتمل عزائم کی پیٹھ کو عالم مغرب، بھارت اور اسرائیل تھپکی دے رہے ہیں۔

شام کے مظلوم عوام کی حالت زار: شامی حریت پسند اس وقت استبدادی بادشاہ بشار الاسد کے بموں اور سفاک درندوں کے ہاتھوں جیلوں میں درد والم کے ساتھ مصیبت کے دن گزار رہے ہیں۔ ان کی دہائیاں ہر کوئی سن، دیکھ اور